اور نئی معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا جسے انھوں نے بڑی خوش اسلوبی اور پوری تفصیل کے ساتھ سپرد قلم کیا۔

یہ سفر ہوائی جہاز سے ہوا لیکن ان کی تحریر کسی طرح بادہوائی نہیں۔ ان کے گہرے دینی جذبے کو ظاہر کرنے والی اور اس مسلم ملک کے متعلق قارئین کو تازہ معلومات فراہم کرنے والی ہے۔

کتاب کی طباعت بہت نفیس ہے، سرورق جس پر شام کا نقشہ ہے خاص طور سے دیدہ زیب ہے، کتاب کے اندرون ٹائٹل پر سفرنامے کے سارے اہم مندرجات کا فہرست خلاصہ آگیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب بنام ہرقل روم کا متن مع ترجمہ اردو کتاب کے شروع میں تبرکاً شامل ہے، اس کے بعد مسافر شام کا دیباچہ اس کتاب کی افادیت کو واضح کرتا ہے۔ اس کے بعد مولوی محمد رابع ندوی کا پیش لفظ اس کتاب کے متعلق تحسین سخن شناس کے حکم میں ہے۔

ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل محی الدین منیری نے اس سفرنامے کے بارے میں جو مختصر اظہار خیال کیا ہے وہ بھی بہت خوب اور پڑھنے کے لائق ہے اور ان کا یہ تاثر حرف بحرف صحیح نظر آتا ہے، (اس سفرنامے کے پڑھنے سے انبیاء علیہم السلام کے اس دیش سے قربت اور لگاؤ محسوس ہوتا ہے)

کتاب میں جابجا دمشق اور دوسرے مقامات کی مساجد اور مآثر کی تصویریں بھی شامل ہیں جو اس سفرنامے کی ظاہری زینت کو بھی المضاعف کرتی ہیں۔

سفرنامے کے آغاز سے قبل شام کے عہد اسلامی کی مختصر و جامع تاریخ کے سمندر کو مصنف کے قلم نے کوزے میں بھر کر پیش کیا ہے اور دمشق قدیم و جدید کا مختصراً تاریخی و جغرافی جائزہ لیا ہے۔

یہ سفر ۸۴ء کے وسط میں ہوا۔ سفرنامہ میں اگرچہ جزئیات کی تفصیل بھی دی گئی